

ماہنامہ
ملیۃ
راکھ سٹاک
لاہور آباد

روابطہ ادارہ پاکستان صحافتی کونسل لاہور 2009



- عالم پبلشرز کا مسلم اردو سے خطاب - جناب شعیبہ احمد میمن
- لاہور کی پہلی - اور پاکستانی
- انوار انوری - شیخ الاسلام احمد رضا

روابطہ ادارہ

III

پیشہ ورانہ تعلیم کے شعبہ

نعت

اک ذات کہ جو گنبد خضراء میں کہیں ہے
 اللہ کی تخلیق میں وہ اعلیٰ ترین ہے
 دھوڑے سے بھی مل پائے نہ ایسی کہیں صورت
 دنیا کے تصور کے تصور سے حسین ہے
 ہیں ان ہی کی تخلیق میں اللہ کے اخلاق
 اوصاف میں ان جیسا کوئی تھا نہ کہیں ہے
 اس روضے کی چوکٹ ہے فطرت عشق کا رینہ
 ہے عشق کی منزل جو وہاں پردہ نہیں ہے
 ہو ہم بھی فقیروں کو بھی ان کی زیارت
 اللہ کی قدرت میں کی کوئی نہیں ہے
 ہو اُن پہ درود اور سلام اپنی طرف سے
 ہاں ان کے تقرب کا بھی ایک قرین ہے
 مسلم ہی نہیں غیر بھی ان کے ہیں ثناء خواں
 اغیار کا اغیار کا سب ان پہ یقین ہے
 دنیا کے حسین حسن محمد ﷺ کا ہیں صدقہ
 اس حسن کے ہر عکس سے ہر ماہ میں ہے
 حسرت ہے کروں جا کے حبیب اس کی گدا کی
 جس ذات کے قدموں میں مری غلبہ بریں ہے

ملبي

ہر اسلامی مہینے کے شروع میں شائع ہوتا ہے۔

فَجَاءَهُمْ مِنَ الْمَلِكِ مَدْعَاةٌ

جلد نمبر 5

بہرطریق

شماره 7
جولائی 2008ء

بسم الله الرحمن الرحيم

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی رحمہ اللہ



عن سيدنا محمد بن الحسين

در حال حاضر در دسترس نیست

الحق في مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی

1993

44

جواز العمل في عمان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

○ عالم پتلا لکچر کا مسلم اُمر سے خطاب

2 دون فخر حبیب الرحمن مدظلہ العالی

○ لوہار کی محنت ۱ اور با مقبول حاکم ○

← 90860576

عبد القادر حسن 12

۲۵ انوار انوریؒ

○ والدہ صاحبہ مرحومہ مولانا سید محمد شاہ سہارنپوری 35

نام و نام خانوادگی: 47

پاکستان میں سالانہ 200 روپے فی شمارہ 20 روپے
سالانہ بدل اشتراک چھ دن ملک 140 امریکی ڈالر

ماہنامہ کے لیے

مَدِينَةُ جَامِعَةِ عَلِيَّةِ اِسْلَامِيَّةِ

علاجها القدر كالج P.O مديونة في ان طيقت ان اراد
041-8711569

تشریح حبيب الرحمن لدہيا نوى مطبعہ اشراق فضل پرچم پريس فيصل آباد Decl No. 3483-85

بھی مقام پر ہر سکتے ہیں۔ دنیا میں کم از کم آٹا تیس ممالک میں اس کے تیس فوجی اڈے ہیں۔ ان میں ایک لاکھ چالیس ہزار فوجی عراق میں، چھپن ہزار روسیہ میں، تیس تیس ہزار ایک سو پانچس جاپان میں، چھپن ہزار تین سو تیس ہزار فوجی کوریا میں، اور ۵۰ ہزار ایک سو اٹھاسان میں موجود ہیں۔

ہر کئی فضا نیے کے پاس اس وقت پانچ ہزار پانچ سو تیر پانچ پانچ خیاروں کے علاوہ ایک سو اسی بغیر پانچ خیارے۔ وہ ہزار ایک سو تیس کروڑ اور ۱۰ اٹھ سو کو بیڑہ کرتے ہوئے چار سو چاس بلاسک میز اکل موجود ہیں۔ وہ سترہویں جہاز دنیا کے ہر ساحل پر ہر کئی طاقت کا انکبار کرنے کے لیے ہے لیکن ہیں۔ ان پر سو اٹھ لاکھ کے قریب فوج چار ہزار ہزار خیاروں کے ساتھ دنیا کے کسی بھی گوشے کو نشانہ بنا سکتے ہیں۔ جبکہ سترہویں پانچوں میں کھپ کر بلاسک میزوں سے لبریز ہر طاقت آپ واپس اس کے علاوہ ہیں۔ ہر کئی سی، آئی، اے کا بہت چوتھیں ارب ڈالر سالانہ ہے۔ جبکہ ایف، بی، آئی پر سالانہ اس ارب ڈالر خرچ ہوتے ہیں۔ ہر ایک خلائی تحقیق میں چاند تک پہنچا۔ ایک سو ارب ڈالر کی لاگت سے خلا میں زمین سے سارے تین سو ملین کی بلندی پر پہلا تحقیقی اور سالانہ ایک سو اٹھ لاکھ کروڑے گا۔ گزشتہ آٹھ سو سے اس پر مستقل ٹیڈ موجود ہے۔ گیارہ ہونی چاہیے۔ اس کا بیڑہ زمین میں ایک جہاز چھپن ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چل رہا ہے۔ جو کہ چار ماہ بعد مریخ اور پھر گیارہ ماہ بعد مشتری کے مدار سے گزر چکا ہے۔ اور اب وہ مشتری میں کھام کشی کے اگلے کنارے Pluto پر اترے گا۔ ہر کئی خلائی ایجنسی کا ہوتی ہے کہ یہ خلائی جہاز Pluto کے بعد اگلی منزل کی طرف پرواز کرے گا اور آج سے بیس بیس بعد 2029ء میں اس کھام کشی کی حد کو عبور کر کے کسی دوسری دنیا میں داخل ہو جائے گا۔ اور پھر اس دنیا کی قصہ یہی ہماری اس سر زمین پر پہنچے گا۔ یہ تو ہے ہر ایک کی جد یہ سائنسی ٹیکنالوجی کی عمرات۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہر ایک نے واقعی اس سائنسی ترقی سے دنیا کو فتح کیا ہے۔ کیا سوویت یونین بھی طاقت کو دشمنی ہوں کے ذریعہ کھرے کرے کیا ہے۔ اس کا جواب نفی میں ہے۔ ہر ایک نے جہاں بھی طاقت آزمائی کی وہاں پر اسے کافی کام نہ کھینچا۔

مگر جب اس نے حکمت کا طریقہ اختیار کیا تو کامیابی نے اس کے قدم پڑے۔ اس کی مثال سوویت یونین کی ماروتی ہے۔ ہر ایک نے اس کے لیے سیاسی سطح پر جو ریلوے چھائی وہ بھی حیران کن ہے۔ ہر ایک نے انتہائی محنت اور عرق ریز کے ساتھ اس پر کام کیا اور کامیاب ہوا۔ جیسا کہ ہم نے شرمش میں لکھا ہے کہ تنظیم ہند کے وقت دنیا کی دہائی یہ طاقتیں روٹی تھیں۔ ایک سوویت یونین دوسرا امریکہ۔ یہ

دہائیوں حاکمیتیں ایک دوسری کو نپاڑا کھانے میں متحمل ہو گئیں۔ سوویت یونین نے اپنا حلقہ اثر برصغیر شروع کر دیا۔ ہندوستان پہلے ہی اس کے حلقہ اثر میں تھا۔ سوویت یونین کے ساتھ افغانستان کی سرحدیں ملتی تھیں، وہ بھی اسی کے حلقہ اثر میں تھا۔ سوویت یونین کی کوشش تھی کہ دو کسی نہ کسی طرح سے گرم پانیوں تک رسائی حاصل کر لے۔ اس کی کوشش تھی کہ پاکستان بھی اس کے حلقہ اثر میں آ جائے۔ مگر پاکستان میں امریکی حلقہ اثر کے لوگ حکمران تھے۔ اس میں سوویت یونین کو خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ مگر کوشش جاری رہی۔ دوسری طرف کچھ دیسے ممالک تھے جن میں سوویت یونین کی حمایت تھی انہیں اپنی دوسری طرف لانے کے لیے امریکہ نے وہاں پر اپنی فوجیں داخل کر دیں۔ جس میں ویت نام سرفہرست ہے۔ ۱۹۶۹ء میں امریکہ وہاں سے شکست کھا کر نکلا۔ اس سے امریکہ کی پوزیشن کمزور ہوئی۔ سوویت یونین نے سرمایہ داری نظام کے خلاف آواز اٹھائی۔ اس کے اس خواہشور سے کہ وہ صرف مغرب کے ملکوں کے دعوے ہم آگے جن ملکوں میں جاگیر داری اور سرمایہ داری نظام چلیں بگاڑ دے ہوئے تھا۔ ان میں پاکستان سرفہرست تھا۔ ۱۹۷۹ء میں پاکستان میں انکسٹن ہوئے جس کے نتیجے میں پاکستان دلچسپ ہو گیا۔ مغربی پاکستان میں دہشت گردی کی حکومت قائم ہو گئی جو کہ سوشل ازم کے داعی تھے، اور سوویت یونین کے نزدیک امریکہ کے لیے سب سے بڑی ٹھکن تھی۔ بھنگو کا اقتدار میں آنا امریکہ کے لیے نیک شگون نہ تھا۔ بھنگو کو مذہبی سیاست کرنے والی برادریوں نے قبول نہیں کیا۔ مسوائے جدید علماء اسلام مفتی محمود کے بعض مذہبی سیاست کرنے والی برادریوں (جس میں جدید علماء اسلام شامل نہیں تھے) نے بھنگو پر کفر کا فتویٰ بھی لگایا، امریکہ کے لیے یہی نکتہ کافی تھا۔ امریکہ نے سب کچھ چھوڑ کر اس علاقے پر قبضہ کر لیا۔ چنانچہ ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۰ء کے درمیان پاکستان، افغانستان اور ایران میں اہم تبدیلیاں ہوئیں۔

امریکہ نے سب سے پہلے کام یہ کیا کہ ۱۹۷۹ء میں افغانستان میں ظاہر شاہ کی چالیس سالہ بادشاہت اس کے قریبی عزیز سردار دادا کے ذریعہ ختم کر دی۔ یہ امریکہ کی اس خطے میں پہلی کامیابی تھی۔ سردار دادا دوسری کی بجائے کا آدی تھا۔ دوسری طرف بھنگو کو بنانا امریکہ کے لیے ضروری تھا۔ ایک تو اس لیے کہ وہ سوویت یونین کے قریب تھا دوسرے بھنگو کو عالمی لیڈر بننے کا شوق تھا۔ بھنگو نے عالمی اسلامی سربراہی کا غرض لاہور میں منعقد کر کے اسلامی دنیا کی طرف سے آزاد اور خود مختار ہونے کا پیغام دیا۔ لہذا ۱۹۷۹ء میں نظام معطلنے والی تحریک کے ذریعہ بھنگو کی حکومت کا قیام کر دیا۔ اور فوج کو حکومت میں لایا گیا، جس نے آتے ہی افغانستان کے ساتھ قریبی تعلقات پیدا کیے۔ ۱۹۷۹ء میں بھنگو

کو پھانسی دینے کے بعد ہر کی اشارے پر جنرل ضیاء الحق نے افغانستان کے سر پر عوس دار واد کو پاکستان بلایا اور شمالی علاقوں میں ایک بڑے قلعہ و مشتبہ ایڈیا۔ جس میں افغانستان کے ساتھ قریبی تعلقات قائم کرنے کے عہد و میثاق باہم طے کیے۔ سوویت یونین بڑی فکر مندی کے ساتھ افغانستان کو اپنے ہاتھ سے نکلتا ہوا دیکھ کر ہاتھ پر دھڑکا۔ اور جب پاکستان سے واپس گیا تو اس کے کچھ ہی عرصے کے بعد سوویت یونین کی فوجیں افغانستان میں داخل ہو گئیں۔ اور انہوں نے سر دار واد کو قتل کر کے اس کے جگہ نور محمد ترکئی کو سر پر لٹکایا۔ مگر ہوا یہ کہ افغانستان کے مذہبی عقیدے میں میدان میں آگئیں۔ اور ہر پور مسلح مزاحمت شروع کر دی۔ امریکہ نے ہتھیاروں میں تقریباً دو سال تک اس حوصلے کی جنگ کو دیکھا اور پرکھا۔ امریکہ نے دیکھا کہ ہر جگہ اسلام کا میاں نہیں ہوتا بلکہ حوصلہ کی اصل چیز ہے۔ چنانچہ وہ امریکہ جو کہ امت اسلام میں مار کھانا چاہتا تھا وہ چھوٹے چھوٹے قدم رکھ رہا تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ مذہبی لوگ اسلام کے نام پر جہاد کر کے اپنی جانیں دے رہے ہیں تو اس نے اپنی فوجی فوجیں بھجوانے کے لیے ملحدین کا نام استعمال کر کے ان کی ہجر پر مدد کی۔ اسلام مارینگے اور مال سے ہجر پر مدد کی اور سوویت یونین کو تاراج کر ڈالا۔

ایران میں شہنشاہ نے انکھیں دکھائیں تو اس کے خلاف بھی مذہبی تحریک پھیل گئی۔ اس تحریک کا ہر اصل دستہ امت مسلمہ کی رہبری میں اس کے مسلک کے علماء اور مددگار تھے۔ ان سے کام لیا گیا۔ یعنی صاحب کو اچھاد و فرانس میں سولت دی گئی۔ و فرانس سے کامیاب انقلابی لیڈر کے طور پر شہر ان میں اترے۔ مگر وہ امریکہ کے مخالف ہو گئے۔ امریکہ کے فخرے نے جب ذمہ دیکھا تو یعنی صاحب نے سوویت یونین کے ساتھ تعلقات پر جانے شروع کیے تو ایران کو عراق کے ساتھ الجھا دیا۔ تاکہ سوویت یونین کے ساتھ لڑی جانے والی سرد جنگ پر اثر نہ پڑے۔ تقریباً آٹھ سال یہ دونوں ملک لڑتے رہے مگر نتیجہ یہ نکلا کہ وہیں سوویت یونین ٹوٹ گیا۔ اور امریکہ اپنے آپ کو اپنی حکمت عملی کی وجہ سے دنیا کی سپر پاور کہلانے لگا۔ سوویت یونین کی شکست کو امریکہ نے تاریخ کے خاتمے کا نام دیا۔

امریکہ نے ان دونوں منصوبوں میں طاقت کا استعمال نہیں کیا بلکہ اپنی ذہانت کو استعمال کیا جس کی وجہ سے وہ کامیاب ہوا۔ اس سے پہلے امریکہ نے بیٹھ اپنی طاقت استعمال کی، جس کی وجہ سے وہ کام نامراد ہوا۔ اس کی مثال امت اسلام کو دکھائی دے گی۔ وغیرہ ہیں۔ طاقت کے ذریعہ سے کسی جگہ پر قبضہ تو کیا جاسکتا ہے مگر کسی کو فتح نہیں کیا جاسکتا۔ مقبوضہ طاقت کے لوگ شکست خوردہ نہیں ہوتے

بلکہ مقبوض ہوتے ہیں۔ غارتگر ہوتے ہیں جن کو شکست خوردہ لوگ قبول کر لیتے ہیں۔ یہی سب ہے کہ افغانستان اور عراق میں لوگوں نے شکست تسلیم نہیں کی۔ یہ لوگوں کا حال کرنے کے لیے کہتے ہیں کہ افغانستان اور عراق میں صرف چند شریک ہند عناصر ہیں۔ ورنہ اکثریت نے ہر کی فوج کو قبول کر لیا ہے۔ یہ بات اپنے آپ کو دھوکہ دینے یا اپنے دل کو ٹھیک دینے کے لیے تو کہی جاسکتی ہے مگر بات خود امریکا بھی اپنی ہی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہے۔ یہی سب ہے کہ ہر ایک ہم لوگوں کو ذرا دور یعنی دور کردہ کہہ رہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ معرکہ میں اقلیت ہی برقرار است شریک ہوتی ہے اور اکثریت غاصبوں سے دایرے دور ہے۔ نئے نئے معرکہ آراء کا ساتھ دیتی ہے۔ اگر اکثریت ساتھ نہ ہو تو معرکہ آراء کبھی نہ نہیں اٹھا سکتے۔

امریکا نے جو جنگ حکمت عملی کے ساتھ اپنی فوجی قوت بجا کر جیتی، وہی جنگ اب وہ اپنے غرور اور تکبر کی بنا پر مارنے کی طرف جا رہا ہے۔ جہاں پر حکمت عملی کی پہلی سے زیادہ درست تھی وہاں اب اس نے طاقت کا بھروسہ استعمال کرنا شروع کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ جنگ صرف افغانستان یا عراق یا پاکستان تک محدود نہیں رہی بلکہ پوری دنیا میں پھیل گئی۔ آج امریکا کے ساتھ ساتھ پورا اعراب اور عالم عرب، پورا ایشیا، اسلامی شدت پسندی کے نام سے لرز رہا ہے۔

سوویت یونین کے ساتھ سب افغانستان میں جنگ لڑی جا رہی تھی تو اس وقت پورا عالم اسلام مکرانوں سمیت معرکہ آراء کے پیچھے ایک مضبوط دایرہ کی طرح کھڑا تھا۔ اور ان سب نے باہر اندیشہ طور پر امریکا کو سپر طاقت بننے میں بھروسہ نہ دیا۔ اس وقت دنیا میں امریکا یا اس کے مفادات کو نہیں خطر نہیں تھا۔ مگر امریکا نے دماغی کی بجائے ہت دھرمی اختیار کی۔ سب امریکا کے مکرانوں پر حکمت کی جگہ حکومت کرنے کا جھوٹ سا رویہ گویا تو معرکہ آراء نے اس کا سارا نقشہ ہموار کر دیا۔ امریکا کو چاہیے تھا کہ سوویت یونین کی شکست و ریخت کے بعد اپنے مفادات کو سامنے رکھ کر حکمت عملی سے معاملات طے کرنا تو کوئی سہولت تھی کہ سانپ بھی مر جائے اور لکھی بھی نہ ہوتی۔

امریکا۔ بظاہر افغانستان میں معرکہ آراء کے معاون کی حیثیت سے آیا مگر کامیابی کے بعد مائیکل ایڈمز کے بیانوں سے اہل پرتگال بغض ہو گیا۔

امریکی صدر بھارت کے حسین اہلباء نے مبینہ جو امت مسلمہ کو خطاب کیا ہے، ہم اس کو تنقیدی نگاہ کے بجائے حسن نیت سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ مگر کیا کریں تجر بات ہی کچھ ایسے ہوئے ہیں کہ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

لوگ قوت میں آتی ہیں اور جتنی قوت سے قوتی
ہم قوتی قوتی سے آتے ہیں
۱۰۔ حاملہ ہو گیا۔

امریکہ کا سکرٹن دوسرے لشکروں میں عالم بناد گیا تھا ہے۔ سب اس کا سکرٹن کسی کو خطاب
کرے گا تو اس کو معمولی نہیں سمجھا جائے گا۔ سب سدا رقی عہدے کے لیے ادوارہ طالب اخبار یا تھا تو
طالب لینے والے نے حلقہ بابت میں اس کا نام باراک ادوارہ یہ لاکو اس نے اپنا پورا نام باراک حسین
ادوارہ کہہ کر طالب اٹھایا تھا۔

صدر الامر نے اپنے خطاب میں امت مسلمہ کو مخاطب کیا ہے۔ مسلمان عسکرانوں کو نہیں۔ اس
لئے کہ وہ تو پہلے ہی امریکہ کے زیر سایہ کھتے کر رہے ہیں۔ مسلمان عسکران امریکہ کی قتل کے لیے وہ
کام نہیں کر سکتے جو کہ وہ چاہتا تھا۔ مسلم عسکرانوں نے امریکہ سے مال و زر بردی وستانی سے وصول
کیا اور اب تک جگہ جگہ مال و زر کی صدائیں نکال رہے ہیں۔ مگر امریکہ نے تجربہ کر لیا کہ سب کچھ کرنے
کے باوجود مسلمان قوم امریکہ کے خلاف ہی ہو رہے ہیں۔

اگر ادوارہ انتظامیہ واقعی اس میں تخلص ہے تو اس کو چاہیے کہ تو مسلمان عسکرانوں کو چھوڑ کر
عامہ وسیع سے رابطہ کرے۔ عامہ المسلمین اس لیے شک و شبہ میں مبتلا ہیں کہ مسلمان
عسکرانوں نے عامہ المسلمین کا کوئی فائدہ نہیں کیا بلکہ ان کو ان عسکرانوں نے مجبور و بے کس بنادیا
ہے۔ سب چاہتے ہیں اپنی جان چھڑانے کے لیے عامہ المسلمین کو چارے کے طور پر امریکہ کے
سامنے پھینک دیتے ہیں۔ اور ان کو دہشت گرد کے نام سے تعارف کراتے ہیں۔

عامہ المسلمین کے ذہنوں میں امریکہ کے لیے اس وقت نفرت آئی جب کہ امریکہ کے
صدر ابھن نے ایمن الہون کی آڑ میں شریعت کی گلی جھک کو "کر و سید واد" کے نام سے تعارف کر لیا۔ اس
سے ہر مسلمان یہ سمجھتا آیا ہے کہ یہ جنگ دہشت گردی کے خلاف نہیں بلکہ مسلمانوں کے خلاف
ہے۔ اس لیے باراک حسین ادوارہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس ظلمان کو دور کریں۔

دوسری بات یہ کہ امریکہ اپنے مفادات کو نظر رکھ کے یہ سب کچھ کر رہا ہے، ہمارے نزدیک
اپنے مفادات کو حاصل کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ مگر اس میں اگر کچھ اصولوں کو سامنے رکھا جائے تو کوئی
پریشانی نہیں ہو سکتی۔

سب سے پہلے امریکہ کو چاہیے کہ وہ ان علاقوں میں جہاں وہ سر پیٹا رہے وہاں سے اپنی
قوتی قوت میں کمی کرے۔ ذرا نے حملہ بند کرے۔

امریکہ اگر ان علاقوں میں جہاں رہی کے باقی مفادات ہیں ان کو عامہ کے شمل میں لے

مسلمانوں کے سامنے پیش کرے جو کہ حق میں رکاوٹ ہیں تو میرا خیال ہے کہ ان معرکہ آراؤں کی تحفظات کو ملحوظ رکھ کر سارا کام آسان ہو جاتا ہے۔ شرمشگاہ اسلام میں جناب نبی کریم ﷺ کے زمانے میں غیر مسلموں سے حلیہ لے کیے گئے۔ اور اس کے بعد بھی اس قسم کے حلیہ لے ہوتے رہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہر ایک مسلمان مکتونوں کی بجائے ایسے بظاہر تہمت دے کہ جو ان مکتونوں میں جا کر ان معرکہ آراؤں سے مذاکرہ کریں۔ اور ان کے تحفظات کو سمجھیں اور اپنے حق کو کامل کریں کہ اس سے حق کو کوئی نقصان نہیں ہے۔

سب سے بڑا مسئلہ حق مکتونوں میں مذہب اسلام کا تحفظ اور حق کی مکتونی روایات اور فطری کا نہ ہونا ہے۔

ہر ایک میں سات ملین مسلمان آباد ہیں۔ وہاں بقایا ان مسلمانوں کو اپنے مذہبی فرائض ادا کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ مسجد بنانے، مدرسہ بنانے، نماز پڑھنے، نماز جمعہ ادا کرنے، روزہ رکھنے، رمضان المبارک میں روزہ کا اہتمام کرنے، روزہ کو توڑ دینے، نماز عید ادا کرنے، حج کرنے اور اپنی پسند کا لباس پہننے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آتی۔ اگرچہ اب مسجد اور مدرسہ بنانے میں کچھ رکاوٹیں ہیں مگر پھر بھی اتنی مشکلات نہیں۔ اگر ہر ایک اپنے ملک میں مسلمانوں کو یہ تمام سہولتیں دے رہا ہے تو کوئی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی وہ آبادیاں جو کہ اپنے مذہب کی پاسداری کرنے اور اپنی روایات کو قائم رکھنے پر مصر ہیں، حق کو توڑ کر فرائض کر کے حق کے ساتھ حلیہ دے کر ملے تو اس میں کیا نقصان ہے۔

صدر باراک حسین اباد نے اگر ملت مسلمہ کو تقاضوں کی پہیلی کی ہے تو ان کو چاہیے کہ وہ اس سلسلے میں خود پہل کریں۔ اس لیے کہ مسلمہ کا مل، جس طرح کھلی ہو چکا ہے اس کا ملحقہ ہونے سے نہیں مل سکتا ہے۔ ہونسی این جی، او ای، اور کسی مسلم مکتون پر حملہ نہ کریں۔ اس سلسلے میں دنیا بھر کے معتدل علماء کے ذریعہ سے معرکہ آراؤں کے ساتھ تعلقات قائم کریں۔ اگر ہو سکے تو وائٹ ہاؤس میں حق معرکہ آراؤں کو ملاقات کی دے دیں۔ جس بحثوں کو کوئی جیت نہیں ہے کہ آپس میں جیت کر کوئی حل نہ نکال سکیں۔ حق کی بات خود سنیں اور اپنی سنا میں۔ ورنہ جو طریقہ اس وقت مستعمل کیا جا رہا ہے اس پر تو یہی کہا جاسکتا ہے کہ

غیروں سے کہا تم نے غیروں سے کیا تم نے

کچھ ہم سے کہا تو کچھ ہم سے کیا ہے

باراک حسین اباد نے جو بات کہی ہے وہ صرف زبان تک محدود ہے۔ باراک حسین اباد حق معرکہ آراؤں اور مسلم عوام کے سامنے ہاتھ نہ دلائی بلکہ حق کی طرف غیر ملکی کا ہاتھ توڑنا چاہا کر دیکھیں، مسلم عوام انہیں کبھی مایوس نہیں کر سکتی جو ہاتھ کے جواب میں قدم بڑھانے کی بجائے پھر بڑھتا ہے۔

[illegible][illegible]

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی

قطب الدین بختیار کاکی نے قطب الدین ایبک کا زمانہ تھا۔ شیخ علی طالقانی نے
قطب الدین بختیار کاکی کی تعریف کی ہے۔

”بختیار کاکی بختیار کاکی ہے۔“

بختیار کاکی نے بختیار کاکی کی تعریف کی ہے۔ بختیار کاکی نے بختیار کاکی کی تعریف کی ہے۔
بختیار کاکی نے بختیار کاکی کی تعریف کی ہے۔

بختیار کاکی نے بختیار کاکی کی تعریف کی ہے۔ بختیار کاکی نے بختیار کاکی کی تعریف کی ہے۔
بختیار کاکی نے بختیار کاکی کی تعریف کی ہے۔

بختیار کاکی نے بختیار کاکی کی تعریف کی ہے۔ بختیار کاکی نے بختیار کاکی کی تعریف کی ہے۔
بختیار کاکی نے بختیار کاکی کی تعریف کی ہے۔

بختیار کاکی نے بختیار کاکی کی تعریف کی ہے۔ بختیار کاکی نے بختیار کاکی کی تعریف کی ہے۔
بختیار کاکی نے بختیار کاکی کی تعریف کی ہے۔

بختیار کاکی نے بختیار کاکی کی تعریف کی ہے۔ بختیار کاکی نے بختیار کاکی کی تعریف کی ہے۔
بختیار کاکی نے بختیار کاکی کی تعریف کی ہے۔

بختیار کاکی نے بختیار کاکی کی تعریف کی ہے۔ بختیار کاکی نے بختیار کاکی کی تعریف کی ہے۔
بختیار کاکی نے بختیار کاکی کی تعریف کی ہے۔

بختیار کاکی نے بختیار کاکی کی تعریف کی ہے۔ بختیار کاکی نے بختیار کاکی کی تعریف کی ہے۔
بختیار کاکی نے بختیار کاکی کی تعریف کی ہے۔

بختیار کاکی نے بختیار کاکی کی تعریف کی ہے۔ بختیار کاکی نے بختیار کاکی کی تعریف کی ہے۔

تو آپ نے گفتگو سراسر سنا لی۔ آپ نے یہ سنا کہ وہ دو بھائیوں کو اپنے گھر میں
 لے کر گیا۔ آپ نے کہا: ”پتا ہے، میں نے سنا ہے کہ آپ نے کہا ہے۔“
 آپ نے کہا: ”میں نے سنا ہے کہ آپ نے کہا ہے۔“
 آپ نے کہا: ”میں نے سنا ہے کہ آپ نے کہا ہے۔“

اب

آپ نے یہ سنا کہ وہ دو بھائیوں کو اپنے گھر میں لے کر گیا۔
 آپ نے کہا: ”میں نے سنا ہے کہ آپ نے کہا ہے۔“

تو

آپ نے کہا: ”میں نے سنا ہے کہ آپ نے کہا ہے۔“
 آپ نے کہا: ”میں نے سنا ہے کہ آپ نے کہا ہے۔“
 آپ نے کہا: ”میں نے سنا ہے کہ آپ نے کہا ہے۔“

تو آپ نے کہا: ”میں نے سنا ہے کہ آپ نے کہا ہے۔“
 آپ نے کہا: ”میں نے سنا ہے کہ آپ نے کہا ہے۔“
 آپ نے کہا: ”میں نے سنا ہے کہ آپ نے کہا ہے۔“

تو آپ نے کہا: ”میں نے سنا ہے کہ آپ نے کہا ہے۔“
 آپ نے کہا: ”میں نے سنا ہے کہ آپ نے کہا ہے۔“
 آپ نے کہا: ”میں نے سنا ہے کہ آپ نے کہا ہے۔“
 آپ نے کہا: ”میں نے سنا ہے کہ آپ نے کہا ہے۔“

تو آپ نے کہا: ”میں نے سنا ہے کہ آپ نے کہا ہے۔“
 آپ نے کہا: ”میں نے سنا ہے کہ آپ نے کہا ہے۔“
 آپ نے کہا: ”میں نے سنا ہے کہ آپ نے کہا ہے۔“

پس آپ نے کہا: ”میں نے سنا ہے کہ آپ نے کہا ہے۔“

یا یا پاتا -

نہ تے قصب ساس نہ پاتا -

نہی

چہ میں ساس نہ پاتا -

یا یا پاتا -

نہ تے قصب ساس نہ پاتا -

نہی

نہ تے قصب ساس نہ پاتا -

چہ میں ساس نہ پاتا - نہ تے قصب ساس نہ پاتا - چہ میں ساس نہ پاتا -
نہ تے قصب ساس نہ پاتا - نہ تے قصب ساس نہ پاتا - نہ تے قصب ساس نہ پاتا -
نہ تے قصب ساس نہ پاتا - نہ تے قصب ساس نہ پاتا - نہ تے قصب ساس نہ پاتا -

نہ تے قصب ساس نہ پاتا - نہ تے قصب ساس نہ پاتا - نہ تے قصب ساس نہ پاتا -
نہ تے قصب ساس نہ پاتا - نہ تے قصب ساس نہ پاتا - نہ تے قصب ساس نہ پاتا -

یا یا پاتا - یا یا پاتا - یا یا پاتا -

نہ تے قصب ساس نہ پاتا - نہ تے قصب ساس نہ پاتا - نہ تے قصب ساس نہ پاتا -
نہ تے قصب ساس نہ پاتا - نہ تے قصب ساس نہ پاتا - نہ تے قصب ساس نہ پاتا -
نہ تے قصب ساس نہ پاتا - نہ تے قصب ساس نہ پاتا - نہ تے قصب ساس نہ پاتا -

بیت ۱۹۶/۱ - ۵۸۲

نہ تے قصب ساس نہ پاتا - نہ تے قصب ساس نہ پاتا - نہ تے قصب ساس نہ پاتا -
نہ تے قصب ساس نہ پاتا - نہ تے قصب ساس نہ پاتا - نہ تے قصب ساس نہ پاتا -
نہ تے قصب ساس نہ پاتا - نہ تے قصب ساس نہ پاتا - نہ تے قصب ساس نہ پاتا -
نہ تے قصب ساس نہ پاتا - نہ تے قصب ساس نہ پاتا - نہ تے قصب ساس نہ پاتا -
نہ تے قصب ساس نہ پاتا - نہ تے قصب ساس نہ پاتا - نہ تے قصب ساس نہ پاتا -

[illegible]

انہوں نے قسب ساسب ۱۶۳۷ء میں جوہڑ آباد کیا۔
 ان کے ماں باپ کا نام ہے۔
 ان کے نام ہے۔

۱۰۰۰ کا دوہرا ہے۔ یہ تو ایک چھوٹا سا کائنات ہے۔ یہ ۱۰۰۰ کے
دوہرے قصبہ کا سب سے بڑا حصہ ہے جو کہ ایک بڑے وقت کے بعد
دوہرا ہے۔ یہ ۱۰۰۰ کے قصبہ کا سب سے بڑا حصہ ہے۔ یہ ۱۰۰۰ کے
دوہرے قصبہ کا سب سے بڑا حصہ ہے۔

ہر ایک سے تو لہجہ پیچھا ، غم کے قصب حاسب ، میں تو قہر و غم سے ۔
 دہائی میں جو یہ قیام ہے غم سے قصب حاسب ، ہر ایک تو لہجہ پیچھا ، لاؤ
 پچھلے دلاؤ ، تہ "پ" تو یہ ہے ، لاؤ ، تہ ، لہجہ سے ہر ایک کی تہ ، لاؤ ،
 تو یہ ہے ، ہر ایک سے ہر ایک سے ، پچھلے ، میں ، تہ ، قصب حاسب ، لاؤ ، تہ

لاہور میں ۱۹۷۱ء میں منعقد ہونے والے

پھر ساتھ میں تمام سب کے ساتھ تو یہ ۲۰۰۰ میں تک پہنچے۔ آپ نے
 میری سبکدوشی آپ کے لئے ہے۔ اس وقت تو یہ سب صاحب کوئی اور نام نہ نہ
 حسرت ہوئے ہائی اور یہ تھا۔ آپ میں تک پہنچے۔ سب تو یہ ۲۰۰۰ میں
 تک پہنچے۔ اس وقت سب صاحب بھی نہ۔ آپ نے ۲۰۰۰ میں ۹۰۰۰۰۰

۱۔ اے اللہ! میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے کہ وہ تم کو اپنی رحمتوں سے بھر دے اور تم کو اپنے بندوں کے لیے سب سے زیادہ عزیز رکھے۔

میں وہاں علم کی تمام کتابیں جمع کر کے ایک جامعہ بنائی تھی تو لوگ نہ دیکھ سکتے تھے۔
تعمیل علم سے اس کتاب نے بڑی حد تک فائدہ پہنچایا اور اس علم میں کتاب ہے۔
آپ نے ۱۸۵۰ء میں لکھی یہ کتاب جس کا نام ہے۔

[illegible][illegible]
$$M^{\pm} = \frac{1}{2}(M + M^{\dagger}) \pm \frac{1}{2}(M - M^{\dagger})$$

2. 4. 17

॥ वाचं धेनुमुपासीत ॥

1972-73

پہلو ہے۔ "خیر ہے" کہہ رہا ہے۔ "اب اس شخص" سے کہتا ہے۔

6. $\frac{1}{2} \leq \frac{1}{2} \leq 1$

۱- متداولہ جملے - بطور نمونہ

میں نے اس سے ملنے کا ارادہ کیا تھا۔

[illegible]

1. 2. 3.

نہ ہے تعجب یا حسن ظن یا - یا یا یا - جیسا کہ انہوں نے کہا کہ سب وہاں سے



عقب صاحب صاحب کی زندگی۔ وقت گزرتا تھا۔ عقب صاحب صاحب کی زندگی۔ آپ کو
 گھر سے عقب صاحب سے بے رادہ تھی۔

مکان میں چل کر آیا۔ گھر سے عقب صاحب کی زندگی۔

گھر سے عقب صاحب سے چل کر آیا۔ گھر سے عقب صاحب کی زندگی۔
 گھر سے عقب صاحب سے چل کر آیا۔ گھر سے عقب صاحب کی زندگی۔
 گھر سے عقب صاحب سے چل کر آیا۔ گھر سے عقب صاحب کی زندگی۔
 گھر سے عقب صاحب سے چل کر آیا۔ گھر سے عقب صاحب کی زندگی۔

عقب صاحب صاحب کی زندگی۔

گھر سے عقب صاحب سے چل کر آیا۔ گھر سے عقب صاحب کی زندگی۔
 گھر سے عقب صاحب سے چل کر آیا۔ گھر سے عقب صاحب کی زندگی۔
 گھر سے عقب صاحب سے چل کر آیا۔ گھر سے عقب صاحب کی زندگی۔

گھر سے عقب صاحب سے چل کر آیا۔ گھر سے عقب صاحب کی زندگی۔

گھر سے عقب صاحب سے چل کر آیا۔ گھر سے عقب صاحب کی زندگی۔
 گھر سے عقب صاحب سے چل کر آیا۔ گھر سے عقب صاحب کی زندگی۔
 گھر سے عقب صاحب سے چل کر آیا۔ گھر سے عقب صاحب کی زندگی۔
 گھر سے عقب صاحب سے چل کر آیا۔ گھر سے عقب صاحب کی زندگی۔

گھر سے عقب صاحب سے چل کر آیا۔ گھر سے عقب صاحب کی زندگی۔
 گھر سے عقب صاحب سے چل کر آیا۔ گھر سے عقب صاحب کی زندگی۔
 گھر سے عقب صاحب سے چل کر آیا۔ گھر سے عقب صاحب کی زندگی۔
 گھر سے عقب صاحب سے چل کر آیا۔ گھر سے عقب صاحب کی زندگی۔

دست دیا۔ ہر ملک پر نچ مچتی۔ یا سب دہلی میں شعلیں تھیں۔ تہا سے
 دھتے ہوئے ہوئے۔ کئی تہا یہ لائے۔ دھتے ہوئے سب سب کی سب سب کی سب سب
 ہوئے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔
 دھتے ہوئے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔
 دھتے ہوئے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔

دھتے ہوئے۔ کئی کئی میں دھتے۔

دھتے ہوئے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔
 دھتے ہوئے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔

دھتے ہوئے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔
 دھتے ہوئے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔

دھتے ہوئے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔
 دھتے ہوئے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔

دھتے ہوئے۔ کئی کئی میں دھتے۔

دھتے ہوئے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔
 دھتے ہوئے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔

دھتے ہوئے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔
 دھتے ہوئے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔

دھتے ہوئے۔ کئی کئی میں دھتے۔

دھتے ہوئے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔
 دھتے ہوئے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔

دھتے ہوئے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔
 دھتے ہوئے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔ کئی کئی میں دھتے۔

حضرت فقیہ عالم اسلام حضرت مولانا محمد امجد علی دہلوی نے فرمایا ہے کہ:

[illegible]

میرے قہقہے سب سے بلی تھے۔ یوں کہ میں تیار ہو کر آپ کی بات کو مرقا
کا سہہ پڑھیں۔ قوموں کو دیر کا عذاب دلائیے۔ جاہ میں جانی بکاتے لگا جا۔
جان سب کی دوست

[illegible]

دوسرے کا خیال یہ تھا کہ میں نے اپنے کوچہ کو لے کر آئے ہیں۔ یہ سب کچھ اپنے لئے ہے۔
قیام دیا۔ یہ سب کچھ ہے۔ سب کچھ یہ ہے کہ یہ سب کچھ ہے۔
دوسرے کا خیال یہ تھا کہ میں نے اپنے کوچہ کو لے کر آئے ہیں۔ یہ سب کچھ اپنے لئے ہے۔

حضرت ابوالفضل محمد متقی الحلی تبریزی علیہ السلام نے عظیم الشان کاغذی نسخہ تحریر فرمایا ہے۔

انکال کے بعد ملک میں یہ تین شعبہ تھے۔ سب سے پہلے تو اس وقت کے سب سے بڑے مالدار
 ایک۔ جب ملک میں نے حضرت قتب ساسے۔ اس میں میں نے اس وقت کو پہنچا۔ بعد
 قتب۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور ملک میں تھے۔ اس وقت میں نے اس وقت کو پہنچا۔ یہ
 جو میں نے اس وقت کو پہنچا۔

اس وقت قتب صاحب پر یہ طعنیں تھیں کہ وہ اپنے آپ کو
 بہادر شخص قرار دیتا ہے اور اس کی وجہ سے وہ اپنے
 دشمنوں کے ہاتھوں میں گرفتار ہو جائے گا۔

[illegible]

۱۔ "مستحق" کا — "مستحق" میں "مستحق" ہے۔
 ۲۔ "مستحق" کا — "مستحق" میں "مستحق" ہے۔
 ۳۔ "مستحق" کا — "مستحق" میں "مستحق" ہے۔

۱۔ یہ کہ قیام کے بعد ہر شے کی حالت کا جائزہ لیا جائے۔
۲۔ یہ کہ قیام کے بعد ہر شے کی حالت کا جائزہ لیا جائے۔
۳۔ یہ کہ قیام کے بعد ہر شے کی حالت کا جائزہ لیا جائے۔

در باب اول از اصول کلیه

تہذیب و تمدن کے لیے سب سے بڑا دشمن ہے۔

[illegible]

حضرت قاسم صاحب دہلی فرماتے ہیں کہ: "میں نے اپنے تئیں یہ ثابت کیا کہ میں ایک صالح آدمی ہوں۔"

ہر قسم کے حقوق میں امتیاز نہ ملے گا۔ یہ نقل کی طرف سے ہر ایک کے لئے اور بحث کے طور پر نکھار دیا

ہر ایک کو اپنی لافانی سہولت سے بحث
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
عمر و سماج و جسم میں سے جس سے قاصر ہو

عمر و سماج و جسم میں سے جس سے قاصر ہو
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
عمر و سماج و جسم میں سے جس سے قاصر ہو
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔

نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔

نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔

نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔

نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔

نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔

نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔

نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔

نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔

نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔
نہیں دیتی کہ وہ اس کے لئے ہے۔

[illegible]

یہ کلام بڑے چوتھے باب

تہذیب و تمدن میں جو تبدیلیاں آ رہی ہیں۔

تو یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ اس کی بنیاد پر ایک نیا دور

آ رہا ہے۔ اس لیے اس کی بنیاد پر ایک نیا دور

آ رہا ہے۔ اس لیے اس کی بنیاد پر ایک نیا دور

آ رہا ہے۔ اس لیے اس کی بنیاد پر ایک نیا دور

آ رہا ہے۔ اس لیے اس کی بنیاد پر ایک نیا دور

آ رہا ہے۔ اس لیے اس کی بنیاد پر ایک نیا دور

آ رہا ہے۔ اس لیے اس کی بنیاد پر ایک نیا دور

آ رہا ہے۔ اس لیے اس کی بنیاد پر ایک نیا دور

آ رہا ہے۔ اس لیے اس کی بنیاد پر ایک نیا دور

آ رہا ہے۔ اس لیے اس کی بنیاد پر ایک نیا دور

آ رہا ہے۔ اس لیے اس کی بنیاد پر ایک نیا دور

آ رہا ہے۔ اس لیے اس کی بنیاد پر ایک نیا دور

آ رہا ہے۔ اس لیے اس کی بنیاد پر ایک نیا دور

آ رہا ہے۔ اس لیے اس کی بنیاد پر ایک نیا دور

آ رہا ہے۔ اس لیے اس کی بنیاد پر ایک نیا دور

آ رہا ہے۔ اس لیے اس کی بنیاد پر ایک نیا دور

آ رہا ہے۔ اس لیے اس کی بنیاد پر ایک نیا دور

آ رہا ہے۔ اس لیے اس کی بنیاد پر ایک نیا دور

آ رہا ہے۔ اس لیے اس کی بنیاد پر ایک نیا دور

آ رہا ہے۔ اس لیے اس کی بنیاد پر ایک نیا دور

آ رہا ہے۔ اس لیے اس کی بنیاد پر ایک نیا دور

آ رہا ہے۔ اس لیے اس کی بنیاد پر ایک نیا دور

انکوں کی قیام پر۔۔۔ جب مجھ کو پتہ چلا کہ ان کے پاس کتنا بڑا گھر ہے۔۔۔ چنانچہ
 وہ سب کچھ دیا۔۔۔ کیا وہ بڑا بڑا گھر تھا۔۔۔ میں نے اس میں کئی گھر بنائے
 تھے۔۔۔ چنانچہ اس وقت کے رئیس صاحب نے کہا کہ اس میں کئی گھر بنائے
 گئے ہیں۔۔۔ پھر ان میں سے ایک گھر میں میں نے اس میں کئی گھر بنائے۔۔۔ اس میں
 میں نے کئی گھر بنائے۔

یہ سب کچھ سن کر میں

میں نے اس میں کئی گھر بنائے۔۔۔ اس میں میں نے کئی گھر بنائے۔۔۔ اس میں
 میں نے کئی گھر بنائے۔

اس وقت میں نے کئی گھر بنائے۔۔۔ اس میں میں نے کئی گھر بنائے۔۔۔ اس میں
 میں نے کئی گھر بنائے۔

اس وقت میں نے کئی گھر بنائے۔۔۔ اس میں میں نے کئی گھر بنائے۔۔۔ اس میں
 میں نے کئی گھر بنائے۔

اس وقت میں نے کئی گھر بنائے۔۔۔ اس میں میں نے کئی گھر بنائے۔۔۔ اس میں
 میں نے کئی گھر بنائے۔

اس وقت میں نے کئی گھر بنائے۔۔۔ اس میں میں نے کئی گھر بنائے۔۔۔ اس میں
 میں نے کئی گھر بنائے۔

مکہ و مدینہ کے روضوں پر ہجرتِ سالانہ کی چوٹی کی پیش کش کا اعلان دیکھ کر مجھے بھی یہی
چاہی جیسا کہ مبارک ملکِ مدینہ میں اس کے ملکِ مدینہ میں رہنے والے ہر طالبِ علم
کی تہذیب و سب سے کام پر رہا ملکِ مدینہ میں اس کی اپنی مکہ و مدینہ کے
رہنے والی ساری بات (جو محکمہ اہل بیت پر) ہے، وہاں ملکِ مدینہ کی تہذیب سے رہتی ہے۔
محکمہ کا مریض اور یہ بھی کہ چھوٹے شہر میں اس کی دلچسپیوں سے اس میں دلچسپی
ہوتی ہے کہ وہ تہذیبوں میں سے ہے کہ وہ اس میں ہیں جہاں اس سے پاس کی کوئی
دیکھیں اس میں ہے۔ وہ اپنی اس چٹائی کو سب سے زیادہ اس میں نے اس سے چاہے نہیں
کہ اس کو اس میں ہی رہے۔ وہ وہاں سے نہیں رہے۔ وہ یہاں سے نہیں رہے۔ وہ یہاں سے نہیں رہے۔

[illegible]

دوسری - ماسنگی - اس سے کتابت کے وقت ہم میں دوسرا نسخہ بھی لکھنا ضروری ہے۔ اس وقت یہ نسخہ لکھنا ضروری ہے۔

[illegible][illegible]

معلوم حرمہ کے اس رشتہ میں یہ سیاست میں نہ ہے نہ اپنی جتنی باتیں ہیں
 حکیم یاس نے تقاضا کیا کہ وہ سنا سنا کر ہی کہہ دے۔ چاہے تھے کہ وہ یہ بتاتا تو ہمارے
 سب بچوں میں تبصرہ یاس نے کیے تھیں۔ کہ میں نے اس کی یہ بات سنی تھی۔ حکیم یاس کو
 اللہ تعالیٰ بہت ہی نالایق ہے۔ اس سے پہلے کہ مجھ سے بہت سی باتیں کہی گئی ہیں۔ وہ بھی
 ان میں سے ایک ہے۔ لیکن وہ بہت خفا ہے کہ میں نے تقاضا کیا کہ وہ سنا سنا کر ہی کہہ دے۔ چاہے تھے کہ وہ یہ بتاتا تو ہمارے

میں یہ بات ہے کہ آپ کی بہت ذمہ داری ہے۔ آپ کا یہ کام ہے کہ آپ کو یہ علم ہو کہ آپ کی تعلیم کا کیا مقصد ہے۔ آپ کو یہ علم ہو کہ آپ کی تعلیم کا کیا مقصد ہے۔ آپ کو یہ علم ہو کہ آپ کی تعلیم کا کیا مقصد ہے۔

✽ یہاں وہی طرح سامنے آیا کہ نکات سے قبل آپ کو یہ علم ہو کہ آپ کی تعلیم کا کیا مقصد ہے۔ آپ کو یہ علم ہو کہ آپ کی تعلیم کا کیا مقصد ہے۔ آپ کو یہ علم ہو کہ آپ کی تعلیم کا کیا مقصد ہے۔

✽ اسی طرح میں نکات میں اس کے لیے آپ کو یہ علم ہو کہ آپ کی تعلیم کا کیا مقصد ہے۔ آپ کو یہ علم ہو کہ آپ کی تعلیم کا کیا مقصد ہے۔ آپ کو یہ علم ہو کہ آپ کی تعلیم کا کیا مقصد ہے۔

علاقہ اور مقام کہ جب کہ یہ ایک ایسا مقام ہے جہاں پر آپ کی تعلیم کا مقصد ہے۔ آپ کو یہ علم ہو کہ آپ کی تعلیم کا کیا مقصد ہے۔ آپ کو یہ علم ہو کہ آپ کی تعلیم کا کیا مقصد ہے۔

پھر یہ بات ہے کہ آپ کو یہ علم ہو کہ آپ کی تعلیم کا کیا مقصد ہے۔ آپ کو یہ علم ہو کہ آپ کی تعلیم کا کیا مقصد ہے۔ آپ کو یہ علم ہو کہ آپ کی تعلیم کا کیا مقصد ہے۔

[illegible]

✽ اے بچہ! اے والدین! اے اہل خانہ! تم سب کو یہ بات یاد رکھو کہ تم سب کو اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں عطا کیں ہیں، ان سے تم سب کو اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہے۔ اگر تم سب کو اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہے، تو تم سب کو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات سے بچنا ہے۔ اگر تم سب کو اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہے، تو تم سب کو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات سے بچنا ہے۔

[illegible][illegible][illegible]

• معاملات میں اس کا بارِ اتحر یہ ہوا کہ صبح کو بجا کر کہہ دیا کرتی تھیں کہ رات بھائی جی آئے تھے، وہ یہ فرما گئے ہیں، کبھی اس طرح کہتیں کہ بھائی جی فرما رہے تھے کہ شاہ سے کیوں غلوں جگہ کی خیر فیر لے وہاں گزرنا ہو رہی ہے۔

• ملکہ و سلاطین مروجہ کو حق تعالیٰ شانہ بے حد جزا کے خیر حاصل فرمائے، جنت کی بہاریں اور نعمتیں مرحمت فرمائے کہ انہوں نے ہم سب ہمیں بھائیوں کی بہتر سے بہتر طور پر تربیت و تکریم فرمائی ہمارے معاملات، مسائل کو بہت شوق اور ذوق کے ساتھ حل فرمایا موقع ہوتو بہتر سے بہتر نصیحتیں کر کے ہمارے شعور و آگاہی کو ہنگامی بنائی، چنانچہ یہ اکثر سب بھی اپنے ماحول اور گرد و پیش کی شاد و غریبوں یا فاقہ و غریبوں پر اپنے چھوٹوں کو بھیج کر آتا تو وہ بہت مس کر یہ جملہ کہہ دیا کرتی تھیں کہ ا
"شاہ تم اور علی و زینتر کی پیداوار سب کو یہ سب اور شاہی کی پیداوار ہیں، اس لئے تم دونوں کے اور ان سب کے مزاج میں فرق ہے"

• العطیۃ اللہ کہ ساری عمر ان کی محبت اور شفقت ہم ہمیں، بھائیوں کی عمر میں بڑے ہونے کے اظہار سے راقم خلوص کی سب سے بڑا اور خدمت کرتی رہی، لیکن آدک آج اس کے سو، کیا کہا جائے، اور کیا لکھا جائے کہ ا

عمر بھر تیری محبت میری خدمت کر چکی
میں تری خدمت کے کامل سبب ہوا تو چل بسی

ماہنامہ ملیہ میں تحریرات، مضامین، تجاویز کے لئے

دفتر ماہنامہ ملیہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ، محلہ خالصہ کالج فیصل آباد پاکستان

E.Mail: milliafsd@hotmail.com

milliafsd@yahoo.com

نامے میرے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دفعہ نمبر ۲۰۰۵-۲۰۰۳-۸۲

تاریخ ۲۰۰۹-۳-۱۶

مرکزی دفتر ساراہ نقشبندیہ، ایسیب

دارالمرقان، بنارہ، ضلع پکول

فون نمبر ۵۶۲۳۰۰-۵۶۲۳۰۰

کامل احترام میں اپنے بھائی صاحب الرحمن مدھیانی صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اللہ پاک آپ کو خیر و سعادت سے رکھے۔ آپ کا نامہ ”میرے“ حضرت حیدر محمد اکرم
مدھیانی مدظلہ العالی سے ملے۔ میں یہ ”حیدر عظیم“ خونی“ کے ٹیکل پر دیکھا۔ پڑھنے
کا اتفاق ہوا، میرے آپ کے خیالات جان کر بہت خوش ہوئی۔

اللہ پاک آپ کے ہر کام کی صحت کا ان آمین دعا فرمائے اور حالات
پر رخصت میں درجعات دعا فرمائے۔

اللہ پاک ہمیں بھی دین کی خدمت کی انجام دہی کے لیے منتخب فرمائے۔
ان شاء اللہ تعالیٰ۔

عبدالحق مدھیانی۔ مستم مرکزی دارالمرقان، بنارہ، ضلع پکول

ایہ معاویہ قاری جمیل الرحمن اختر۔ باغبان پورہ لاہور
بسمہ تعالیٰ

محترم و مکرم حضرات مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی مدظلہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امید ہے حوائج عالیٰ بعافیت ہو گئے۔

مادہ نامہ ”لیہ“ لاکھنؤی سے موصول ہوا ہے۔ جس پر تہہ دل سے غور گزار
ہوں۔ آپ کے بابائے شریف پر غصے کو بہت کچھ ملتا ہے۔ اور بہت عرصہ ہوتا
ہے۔ اور کبھی کبھار تو بہت ہی عرصہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ شمارہ ماہنامہ ”شرف“ لکھنؤ
”الحرب“ کے ذریعہ سے جہان آباد پر ”کلمۃ الحق علی سلطان
الشیطان“ کا حق اور کیا ہے۔ اہل اپنے انکار سے غفلت رکھتے رہے لاکھوں حضرات
کے دل کی بات کی ترشائی کی ہے۔ جس پر دل کے واسطے یہ مجبور ہو کر آپ کو مبارک
دینے کے لیے یہ غور رکھ رہے ہیں۔ اللہ ہم زد قہر زد۔ اس کے ساتھ امید رکھنا
ہوں کہ آپ اس مشن کو جاری رکھیں گے۔ اللہ آپ کا ہر دم سب کا حامی و ناصر ہو۔

فیضان جمیل الرحمن ۹۰-۵۰-۶

MONTHLY
MAGAZINE

Millia
JAMIA MILLIA ISLAMIA

FAISALABAD
PAKISTAN
Reg M # FD-16

MOHALLAH KHALSA COLLEGE FAISALABAD Ph: 041-8711569
E-mail: milliafsd@hotmail.com Fax # 041-8724335

تعارف

جامعہ ملیہ اسلامیہ

بعض: حضرت سید انور حسین نقیس شاہ صاحب

لیڈنگ: حضرت مولانا محمد رفیع صاحب

- ☆ جامعہ خاں حضرت مولانا انیس الرحمن لدھیانوی نے قیام پاکستان کے بعد قائم کیا۔
- ☆ قیام پاکستان سے پہلے یہ جامعہ ہندوستان کے صوبہ مشرقی پنجاب کے شہر لدھیانوی میں مدرسہ اہلہ والا اور بعد میں دوسرا گورنمنٹ کے نام سے دینی علوم کی ترویج کا کام سر انجام دیتا رہا ہے۔
- ☆ جامعہ خاں میں طلباء و طالبات کے لئے علم و بیورو کی تعمیر کا عمل انجام دیا ہے۔
- ☆ جامعہ خاں میں وفاق المدارس کے نصاب کے ساتھ ہی اسے نئے تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔
- ☆ جامعہ خاں میں دینی طلباء کی قیام پذیر ہیں ان کے قیام و طعام، جملہ اخراجات کا جامعہ کفیل ہے۔

جامعہ طلباء

جامعہ کے شعبات

جامعہ طلباء

وفاق المدارس کے نصاب کے ساتھ ہی اسے نئے تعلیم کا انتظام عالیہ اور ذریعہ مدرسہ شریعت

۴ سالہ نصاب میں حفظ کے ساتھ ہی فارسی تک تیار کی

انکس ایجنسی کی برقی انکس کی اور کمپیوٹر کی تعلیم کا خاص انتظام

جامعہ خاں خیرات کا کام ابھی کوئی باقی ہے یہ کام اعلیٰ اسلامی تعلیم سے ہی پایہ تکمیل لایا جاسکتا ہے۔

☆ جامعہ کی سہولت آدنی کا کوئی دار ہو نہیں ہے اس وقت ہی جامعہ گورنمنٹ سے کوئی ادارہ لے رہا ہے۔

☆ جامعہ خاں کے اخراجات اعلیٰ اسلامی ہی پر سے کرتے ہیں لہذا کوئی قحرات و عطیات و صدقات

اور چرچانے قرآنی سے جامعہ کی سرپرستی فرما گیا۔

مجلس منتظمہ مسجد مدرسوہ والی محلہ خالصہ کالج، فیصل آباد

چترنیدھار سنگھ
مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی مدظلہ جامعہ ملیہ اسلامیہ
041-8711569